عوام کو تو چھوڑیئے کہ وہ کالانعام ہیں، ہمارے علماء وفقہاء مقلدین کی صورت حال وہ ہے جس کا شکوہ کرتے ہوئے سلطان العلماء عز بن عبدالسلامؒ نے بجا طور پر فرمایا ہے:

''یہ انتہائی تعجب انگیز بات ہے کہ فقہاء مقلدین کو اپنے امام کے مأخذ کے ضعف کا بھی علم ہوتا ہے اور اس کے مداوا کی بھی کوئی صورت نہیں ہوتی، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے امام کی تقلید کرتے ہیں اور اپنے امام کی تقلید اور مذہبی جمود کے باعث انہیں کتاب وسنت اور صحیح قیاس کو ترک کر دینے میں کوئی حجاب نہیں ہوتا، بلکہ کتاب وسنت کی واضح نصوص کو ترک کر دینے اور اپنے امام کی طرف سے دفاع کرنے کیلئے عجیب وغریب بعید از قیاس تاویلوں سے کام لیتے ہیں۔'' [قواعد الاحکام]

اس فرقہ پرستی اور گروہ بندی کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے لوگ کتاب وسنت کی ہدایت اور روشنی سے محروم ہوگئے، اجتہاد کے دروازے کو بند قرار دے دیا گیا، شریعت کو اقوال فقہاء اور اقوال فقہاء کو دین شریعت سمجھا جانے لگا، کتاب اللہ کی آیات کو منسوخ اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو بلا تحقیق مؤول قرار دیا جانے لگا، اگر اس سے بھی بات نہ بنی تو دیگر طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے آیات واحادیث کو مسترد قرار دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہ سمجھا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْہِ التُّکْلَانُ.

چکن کا میج (انٹرنیشنل) فاسٹ فوڈ چین نزد پاکستان تمباکو کمپنی جی ٹی روڈ جہلم کا افتتاح

مورخہ 14 اگست بروز منگل 25 رمضان المبارک کو جناب عمران صادق (جنہوں نے جہلم کیلئے فرنچائز حاصل کی) نے چکن کا میج انٹرنیشنل کے افتتاح کے موقع پر افطار پارٹی کی پُرتکلف دعوت کی اس موقع پر رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر (فاضل مدینہ یونیورسٹی) نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے افطاری سے قبل دُعا کی اور معززین (چوہدری شاہد، چوہدری سعید عالم، ارشد محمود زرگر، محمود عدنان اور سیٹھی ارشد) کی موجودگی میں افتتاح کیا۔

یاد رہے کہ صرف لندن میں چکن کا میج انٹرنیشنل کی 130 برانچیں اور انگلینڈ میں تقریباً 260 برانچیں ہیں اس کے علاوہ یورپ، امریکہ ومشرق وسطیٰ میں بھی اس کی برانچیں موجود ہیں۔ چوہدری شاہد چکن کا میج انٹرنیشنل کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ باعث فخر اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ چکن کا میج انٹرنیشنل کے تینوں مینجنگ ڈائریکٹر پاکستانی ہیں اور یورپ اور امریکہ جیسے ممالک میں لوگوں کو حلال فوڈ حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مہیا کر رہے ہیں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اس سال انگلینڈ میں فاسٹ فوڈ کی تمام برینڈز میں چکن کا میج نے پہلا نمبر حاصل کیا۔

رزق کے دروازے کیسے کھلتے ہیں؟

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ تعالیٰ۔ اسلام آباد

بہت سے لوگوں کی توجہ کا مرکز رزق حلال کمانے کا مسئلہ ہے بلکہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد کا گمان یہ ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کی پابندی رزق میں کمی کا سبب ہے اس سے زیادہ تعجب اور دکھ کی بات یہ ہے کہ کچھ بظاہر دین دار لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ معاشی خوشحالی اور آسودگی کے حصول کیلئے کسی حد تک اسلامی تعلیمات سے چشم پوشی کرنا ضروری ہے، یہ لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں یا باخبر ہونے کے باوجود اس بات کو فراموش کر چکے ہیں کہ کائنات کے مالک وخالق اللہ جل جلالہ کے نازل کردہ دین میں جہاں اخروی معاملات میں رشد وہدایت کارفرما ہے وہاں اس میں دنیوی امور میں بھی انسانوں کی رہنمائی کی گئی ہے جس طرح اس دین کا مقصد آخرت میں انسانوں کو سرفراز وسربلند کرنا ہے اس طرح یہ دین اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھی نازل فرمایا کہ انسانیت اسی دین سے وابستہ ہو کر دنیا میں بھی خوش بختی اور سعادت مندی کی زندگی بسر کرے، جناب رسول اللہ ﷺ جنہیں اللہ مالک الملک نے ساری انسانیت کیلئے اسوۂ حسنہ قرار دیا، وہ سب سے زیادہ جو دعا اللہ تعالیٰ سے کرتے اس میں دنیا وآخرت دونوں کی بھلائی کا سوال ہوتا جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آیا ہے۔ عن أنس رضی اللہ عنہ قال کان أکثر دعاء النبی صلی اللہ علیہ و سلم، "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنةً و فی الآخرة حسنةً وقنا عذاب النار" تھی۔ ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا'' [صحیح بخاری]

کسب معاش کے معاملے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے بنی نوع انسان کو حیرانی میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے نہیں چھوڑا، بلکہ کتاب وسنت میں رزق کے حصول کے اسباب کو خود وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے، اگر انسانیت ان اسباب کو اچھی طرح سمجھ کر مضبوطی سے تھام لے اور صحیح انداز میں ان سے استفادہ کرے تو اللہ مالک الملک جو ﴿الرزاق ذو القوۃ المتین﴾ ''بہت زیادہ رزق عطا فرمانے والے اور بہت زیادہ قوت والے'' ہیں، لوگوں کیلئے ہر جانب سے رزق کے دروازے کھول دیں، آسمان سے ان پر خیر وبرکات نازل فرما دیں اور زمین سے ان کیلئے گوناگوں اور بیش بہا نعمتیں اگلوائیں، اس مضمون میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کتاب وسنت کی روشنی میں

رزق کے دس اسباب کے متعلق گفتگو کی گئی ہے، شاید کہ مولائے کریم اس میں ان بھولے بھٹکے برادران اسلام کیلئے راہنمائی کا سامان پیدا فرمادیں جو کسب معاش کی کوششوں میں مگن تو ہیں لیکن حصول رزق کے شرعی اسباب سے یا تو بے خبر ہیں یا باخبر ہوتے کے باوجود انہیں فراموش کر چکے ہیں اوران کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔

استغفار وتوبہ جن اسباب کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کیا جاتا ہے ان میں ایک اہم سبب اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار وتوبہ کرنا ہے، اس موضوع کے متعلق گفتگو ان شاء اللہ دو نکتوں کے تحت کی جائے گی: (۱) حقیقت استغفار وتوبہ۔ (۲) استغفار وتوبہ کے رزق کا سبب ہونے کے دلائل۔

حقیقت استغفار وتوبہ بہت سے لوگوں کے خیال میں استغفار وتوبہ کا تعلق صرف زبان سے ہے، توبہ و استغفار کا دعویٰ کرنے والے کتنے ہی لوگ ہیں جو زبان سے تو کہتے ہیں (استغفر اللّٰہ و أتوب الیہ) "میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرتا ہوں اور اپنی سیاہ کاریوں سے تائب ہوتا ہوں" لیکن ان الفاظ کا اثر نہ ان کے دل پر ہوتا ہے اور نہ ان کے اثرات کا اظہار ان کے اعمال پر دکھائی دیتا ہے۔

اللہ رب العزت علمائے امت کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے استغفار وتوبہ کی حقیقت کو خوب وضاحت سے بیان فرمایا ہے، مثال کے طور پر امام راغب اصفہانیؒ اس بارے میں فرماتے ہیں:

"شریعت میں توبہ کا مطلب ہے ۱۔ گناہ کو اس کی قباحت کی وجہ سے چھوڑنا ۲۔ اپنی غلطی پر نادم ہونا ۳۔ آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا اور ۴۔ جن اعمال کی تلافی ان کے دوبارہ ادا کرنے سے ہو سکے ان کیلئے بقدر استطاعت کوشش کرنا اور جب یہ چاروں باتیں جمع ہو جائیں تو توبہ کی شرائط پوری ہو گئیں"۔

امام نوویؒ اس بارے میں فرماتے ہیں: علماء نے فرمایا ہے ہر گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے اگر اس گناہ کا تعلق صرف بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو، کسی اور آدمی سے اس کا تعلق نہ ہو تو اس گناہ سے توبہ کیلئے حسب ذیل شرائط ہیں۔ اس گناہ کو چھوڑ دے۔ اس پر نادم ہو۔ اس بات کا عزم کرے کہ آئندہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے گا۔ اگر تین شرائط میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہو گئی تو اس کی توبہ درست نہیں اور اگر گناہ کا تعلق بندے سے ہو تو اس سے توبہ کیلئے چار شرائط ہیں، تین سابقہ شرائط اور چوتھی شرط یہ ہے کہ حقدار کا حق ادا کرے، اگر اس کا حق مال کی صورت میں ہے تو یہ مال واپس کرے اور اگر اس پر ایسا الزام تراشا کہ جس کی سزا حد قذف ہو تو حق والے کو موقع فراہم کرے کہ وہ اس پر حد قائم کرے یا اس سے عفوو درگزر کی درخواست کرے اور اگر اس نے اس کی غیبت کی ہو تو اس سے اس

کی معافی طلب کرے۔[ریاض الصالحین:۴۱،۴۲]

امام راغب اصفہانیؒ "استغفار" کے متعلق فرماتے ہیں:

"استغفار قول و فعل دونوں سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا نام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ﴿استغفروا ربکم انه کان غفارا﴾ "تم اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، وہ گناہوں کو بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں" [نوح:۱۰] اس ارشاد میں صرف زبان ہی سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ زبان اور عمل دونوں کے ساتھ معافی طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے، عمل کے بغیر فقط زبان سے گناہوں کی معافی طلب کرنا بہت بڑے جھوٹوں کا شیوہ ہے"۔

استغفار و توبہ کے رزق کا سبب ہونے کے دلائل

متعدد آیات کریمہ اور احادیث شریفہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ استغفار و توبہ رزق کے حصول کے اسباب میں سے ایک سبب ہے، ذیل میں چند دلائل مناسب شرح و تفصیل کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ﴿فقلت استغفروا ربکم انه کان غفارًاO یرسل السماء علیکم مدرارًاO و یمددکم باموال و بنین و یجعل لکم جنّٰت و یجعل لکم انهرًا﴾ ترجمہ: "پس میں نے کہا اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنائے گا" [نوح: ۱۰،۱۱،۱۲]

ان آیات کریمہ میں استغفار کے جن فوائد کا ذکر کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہوں کی معافی اور اس کی دلیل یہ ہے ﴿یرسل السماء علیکم مدرارًا﴾ "وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل فرمائیں گے"۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں (مدرارًا) سے مراد موسلا دھار بارش ہے۔[صحیح بخاری] اللہ تعالیٰ کا مال و دولت اور اولاد میں اضافہ فرمانا اس کی دلیل یہ ہے: ﴿ویجعل لکم انهرًا﴾ "اور وہ تمہارے لئے نہریں جاری فرمائیں گے"۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں، اس آیت میں اور سورۂ ہود کی آیت (۱۱) میں اس بات کی دلیل ہے کہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کے ذریعے سے رزق اور بارش طلب کی جاتی ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں "اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، ان سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور ان کی اطاعت کرو تو وہ تم پر رزق کی فراوانی فرمادیں گے، آسمان سے باران رحمت نازل فرمائیں گے، زمین

سے خیر و برکت اگلوائیں گے، زمین سے کھیتی کو اگائیں گے، جانوروں کو دودھ مہیا فرمائیں گے، تمہیں اموال اور اولاد عطا فرمائیں گے، قسم قسم کے میوہ جات والے باغات عطا فرمائیں گے اور ان باغوں کے درمیان نہریں جاری کریں گے۔[تفسیر ابن کثیر ۴/۴۴۹]

جناب امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ نے اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنے کیلئے انہی آیات کریمہ میں بیان کردہ بات پر عمل کیا، حضرت مطرف امام شعبیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بارش طلب کرنے کیلئے لوگوں کے ساتھ باہر نکلے، اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنے کے سوا انہوں نے کچھ بات نہ کی اور واپس پلٹ آئے، ان کی خدمت میں عرض کیا گیا "ہم نے آپ کو بارش طلب کرتے ہوئے نہیں سنا" فرمانے لگے "میں نے اللہ تعالیٰ سے آسمان کے ان ستاروں کے ساتھ بارش طلب کی ہے جن کے ذریعے بارش حاصل کی جاتی ہے۔" مراد یہ ہے کہ استغفار سے بارش حاصل ہوتی ہے اور میں نے استغفار کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بارش حاصل کرتے کیلئے فریاد کی ہے۔ پھر قرآن کریم کی یہ آیات پڑھیں: ﴿استغفروا ربکم انه كان غفارًا○ يرسل السماء عليكم مدرارًا﴾ "اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا"۔[نوح ۱۰،۱۱]

امام حسن بصریؒ کے پاس چار اشخاص آئے، ہر ایک نے اپنی اپنی مشکل بیان کی، ایک نے قحط سالی کی، دوسرے نے تنگ دستی کی، تیسرے نے اولاد نہ ہونے کی اور چوتھے نے اپنے باغ کی خشک سالی کی شکایت کی، انہوں نے چاروں اشخاص کو اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی تلقین کی، امام قرطبیؒ نے حضرت ابن صبیح سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضرت حسن بصریؒ کے روبرو قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اس سے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔" دوسرے شخص نے غربت و افلاس کی شکایت کی تو اس سے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو" تیسرے شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرمادیں، آپ نے اس کو جواب میں تلقین کی: "اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرو، چوتھے شخص نے ان کے سامنے اپنے باغ کی خشک سالی کا شکوہ کیا تو اس سے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی التجا کرو" (ابن صبیح کہتے ہیں) ہم نے ان سے کہا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ربیع بن صبیح نے ان سے کہا آپ کے پاس چار اشخاص الگ الگ شکایت لے کر آئے اور آپ نے ان سب کو ایک ہی حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرو۔ امام حسن بصریؒ نے جواب دیا میں نے انہیں اپنی طرف سے تو کوئی بات

نہیں بتلائی، میں نے تو انہیں اس بات کا حکم دیا ہے جو بات رب رحیم وکریم نے سورۂ نوح میں بیان فرمائی ہے۔ سورۂ نوح میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿استغفروا ربکم انه کان غفّارًاO یرسل السماء علیکم مدرارًاO و یمددکم باموال و بنین و یجعل لکم جنّٰت و یجعل لکم انھٰرًا﴾ ''اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنائے گا۔'' [نوح:۱۰،۱۱،۱۲]

اللہ اکبر! استغفار کے فوائد وثمرات کتنے عالیشان اور زیادہ ہیں، اے مولائے کریم! ہمیں استغفار کرنے والوں میں شامل فرمایئے اور استغفار کی دنیوی واخروی خیر و برکات سے فیض یاب فرمایئے آپ یقیناً فریادوں کے سننے والے اور قبول فرمانے والے ہیں آمین یارب العالمین۔

استغفار وتوبہ کے رزق کا سبب ہونے کی دوسری دلیل وہ آیت کریمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کی اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر فرمایا ہے اور وہ آیت کریمہ درج ذیل ہے۔ ﴿و یقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیه یرسل السماء علیکم مدرارًا و یزدکم قوۃ الی قوتکم و لا تتولوا مجرمین﴾ ''اور اے میری قوم! اپنے رب سے (گزشتہ) گناہوں کی معافی طلب کرو، پھر (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے خوب زور کا مینہ برسائے گا اور تمہاری قوت میں مزید اضافہ کرے گا اور گنہگار ہو کر پھر نہ جاؤ''۔ [ھود:۵۲]

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں ''پھر انہوں (حضرت ہود علیہ السلام) نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ سے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا حکم دیا کہ اس سے سابقہ خطائیں مٹ جاتی ہیں، نیز اس بات کی تلقین کی کہ آئندہ گناہوں سے باز رہیں اور جس کسی میں (استغفار وتوبہ کی) خوبی پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے رزق کا حصول سہل کر دیتے ہیں، اس کے معاملات میں آسانی پیدا فرما دیتے ہیں اور اس کی حفاظت فرماتے ہیں، اسی لئے فرمایا۔ ﴿یرسل السماء علیکم مدرارًا﴾

اے ہمارے اللہ کریم! ہمیں توبہ واستغفار کی نعمت سے نواز دیجئے اور پھر ہمارے لئے رزق کا حصول سہل فرما دیجئے اور ہمارے سب کاموں میں ہمارے حامی وناصر ہو جایئے، آپ فریادوں کو سننے اور پورا فرمانے والے ہیں، آمین یا ذاالجلال والاکرام.

استغفار وتوبہ کے حصول رزق کا سبب ہونے کی تیسری دلیل اللہ رب العالمین کا یہ ارشاد گرامی ہے:

﴿وان استغفروا ربكم ثم توبو اليه يمتعكم متاعًا حسنًا الى أجل مسمًّى و يؤت كل ذى فضل فضله و ان تولوا فاني اخاف عليكم عذاب يوم كبير﴾ ''اور یہ کہ تم اپنے رب سے (گزشتہ گناہوں کی) معافی مانگو اور (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو، وہ تم کو ایک مدت معین (یعنی موت) تک اچھی طرح (دنیا کے) مزے اڑانے دے گا اور جس نے زیادہ عبادت کی اس کو زیادہ اجر دے گا اور اگر تم پھر جاؤ تو بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں''۔[ھود:۳]

اس آیت کریمہ میں استغفار و توبہ کرنے والوں کیلئے اللہ مالک الملک کی طرف سے (متاع حسن) (اچھا ساز و سامان) عطا فرمانے کا وعدہ ہے اور (متاع حسن) عطا کرنے سے مراد جیسا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے بیان فرمایا، یہ ہے کہ یہ تمہیں تونگری اور فراخی رزق سے نوازیں گے۔

امام قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ استغفار و توبہ کا ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت رزق اور خوش حالی سے نوازیں گے اور تمہیں اس طرح عذاب سے نیست و نابود نہ کریں گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا''۔[تفسیر القرطبی:۹/۳-۴]

اس آیت کریمہ میں استغفار و توبہ اور وسعت رزق میں وہی صلہ اور تعلق ہے جو صلہ و تعلق کا ذکر بطور شرف کیا گیا ہے اور فراخی رزق کا بطور جزا کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔اسی طرح جب بھی بندے کی طرف سے استغفار و توبہ ہوگی، رحمٰن و رحیم رب کریم کی طرف سے اس کیلئے لازماً وسعت رزق اور خوش حالی ہوگی۔مشہور مفسر قرآن شیخ محمد امین شنقیطی فرماتے ہیں:

''یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گناہوں سے استغفار و توبہ کرنا فراخی رزق اور تونگری و خوش حالی کا سبب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استغفار و توبہ کو بطور شرط اور تونگری و خوش حالی کو بطور جزا ذکر فرمایا ہے''۔استغفار و توبہ کے حصول رزق کی کلید ہونے کی چوتھی دلیل درج ذیل حدیث ہے:(عن عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال، قال رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه و سلم من أكثر الاستغفار جعل اللّٰہ من كل هم فرجًا و من كل ضيق مخرجا ورزقه من حيث لا يحتسب) ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کثرت سے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم سے نجات دیں گے، ہر مشکل سے نکال دیں گے اور اس کو وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا''۔[مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ و حاکم]